66652-کیا نو رکعات وتر دو تشہد اور ایک سلام کے ساتھ ادا کرنے جائز ہیں ؟

سوال

مسجد میں جماعت کے ساتھ اکٹھی نو رکعت جس کی آٹھویں رکعت میں تشہد پہلی اور نویں میں دوسری تشہد کے بعد سلام پھیر کر ادا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ بعض اسے بدعت قرار دیتے ہیں ؟

گزارش کے ہے حکم بادلیل اور متقدم اور متاخرین علماء کرام کے اقوال کے ساتھ ذکر کریں.

پسندیدہ جواب

نماز تراویح میں
افضل تو یہ ہے کہ گیارہ رکعت ادا کی جائیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان المبارک اور باقی دوسرے ایام میں ادا کیا کرتے تھے، اور یہ دو دو رکعت کے کے
ادا کی جائیں، اور پھر تین رکعت ادا کر کے اسے وتر بنا لیا جائے.

لیکن اگر نماز ان رکعت سے زیادہ یا
کم ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور سنت گیارہ رکعت ہیں، جیسا کہ
سوال نمبر (9036) کے جواب میں
بیان ہو چکا ہے.

اور جس صورت کے متعلق سوال میں
دریافت کیا گیا ہے وہ وتر ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے. جب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہو کا بیان
تھا :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو
رکعت اکٹھی ادا کرتے اور صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور اس کی حمد
بیان کرتے اور اللہ سے دعا کرتے اور پھر سلام پھیرے بغیر ہی اٹھ کر نویں رکعت ادا
کرتے اور پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور اللہ تعالی سے دعا کر
کے سلام پھیرتے جو کہ ہمیں سنائی دیتی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (746).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر ادا کرنے کی اقسام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"پانچویں قسم : نو رکعات : ان میں سے
آٹھویں رکعت کے علاوہ نہیں بیٹھتے تھے ، اور آٹھویں میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس
کی تعریف اور اللہ تعالی سے دعا کرنے کے بعد سلام پھیرے بغیر ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور
نویں رکعت ادا کر کے تشہد بیٹھ کر سلام پھیرتے اور اس سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعت
ادا کرتے " انتھی

دیکھیں : زاد المعاد لابن قیم : (1/
317).

اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ
احادیث صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث کے معارض ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"رات کی نماز دو دو (رکعت) ہے"

حالانکہ ایسا نہیں؛ کیونکہ یہ حدیث
تو قیام الیل کے متعلق ہے ، اور جو صورت ہم نے ذکر کی اور سوال میں بھی ہے وہ تو
نماز وتر کی ایک صورت ہے .

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی ادائیگی کی انواع اور صورتوں کو ذکر کرنے کے بعد کہتے
ہیں :

"اور صحاح کی سب احادیث صریح ہیں ان
کی معارض نہیں ، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ساتھ رد کیا جاتا ہے :

"رات کی نماز دو دو ہے" یہ حدیث
صحیح ہے ، لیکن جس نے یہ فرمایا ہے اسی نے ہی نو ، سات ، پانچ واتر بھی ادا کیے ہیں ،
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سنتیں حق ہیں جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی
ہیں ، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز کے متعلق دریافت کرنے والے

سائل کو بتایا کہ رات کی نماز "دو دو ہے" اور سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق سوال نہیں کیا تھا.

اور رہا مسئلہ سات، پانچ، نو، اور ایک کا تو یہ وتر کی نماز ہے، اور پہلی ادا کردہ میں سے ایک علیحدہ رکعت یا پھر اکٹھی نو یا پانچ یا سات رکعت کا نام وتر ہے، جیسا کہ اکٹھی تین رکعت کا نام مغرب کی نماز ہے، لہذا اگر گیارہ رکعات کی طرح پانچ، یا سات رکعت دو سلام کے ساتھ منفصل اور علیحدہ ادا کی جائیں تو اکیلی علیحدہ رکعت کا نام وتر ہوگا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"رات کی نماز دو دو ہے، لہذا جب تم میں کسی ایک کو صبح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت وتر ادا کرے جو پہلی نماز کو وتر بنا دے گی"

تو اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل متفق ہو گئے اور ایک دوسرے کی تصدیق کی دی" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2/424–425).

اور سوال نمبر (52875) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ نماز وتر رات کی نماز میں شامل ہوتی ہے، لیکن یہ کیفیت میں مختلف ہے.

تو اس بنا پر نماز تراویح نو رکعت اکٹھی اور ایک سلام کے ساتھ ادا نہیں کی جائیں گی، بلکہ جو اس کیفیت میں ادا کی جائیگی وہ نماز وتر ہوگی.

واللہ اعلم.